بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئیں مسجد میں نماز پڑھیں

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ’’سیدھا راستہ‘‘ لاہور

ملنے کا پتا:

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک بی III، گجر پورہ، چائنہ سکیم لاہور۔36823128

www.seedharastah.com

آئیں مسجد میں نماز پڑھیں

''مسجد'' اللہ عزوجل کا وہ گھر ہے جسے کائنات کے تمام گھروں پر فضیلت حاصل ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا (مِثْلَہٗ) فِی الْجَنَّۃِ ۱؎ ''جو شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا کیلئے مسجد بنائے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کیلئے (ویسا ہی) گھر جنت میں بنائے گا''۔ مراد یہ ہے کہ جیسے مسجد کو دنیا کے گھروں پر فضیلت ہے' ایسے ہی مسجد بنانے والے کے گھر کو جنت میں دوسرں کے گھروں پر فضیلت حاصل ہوگی۔

مسجد کے لغوی معنی ہیں' سجدہ گاہ۔ مگر شریعتِ مطہرہ اِسلامیہ میں وہ جگہ مسجد ہے جو نماز کیلئے وقف ہو۔

حدیث شریف میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ مبارک ہے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا ۲؎ کہ ''میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنادیا گیا ہے'' اِس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی مسلمان کسی عذر کی بناء پر کبھی مسجد میں نماز کیلئے حاضر نہ ہوسکے تو جس جگہ بھی وہ نماز پڑھے گا اُس کی نماز ہوجائے گی۔ مگر مسجد کو بے آباد کرنے کی غرض سے یا کسی نمازی کا کسی نمازی سے اِختلاف کی وجہ سے مسجد میں نہ آنا یہ غیر اِسلامی طرزِ عمل ہے جو نفرت پھیلانے اور عظمتِ اِسلام اور تقدسِ مسجد کے خلاف ہے۔ ایسا کرنے والے کو توبہ کرنی چاہیئے آپس میں صلح کرنی چاہیئے۔ جو لوگ مسجدوں کے مقابل میں جان بوجھ کر اپنے ڈیروں' گھروں یا کارخانوں میں نماز

۱؎ مرآۃ جلد۱ ص۴۳۳' مشکوٰۃ ص۶۸' بخاری جلد۱ ص۶۴' مسلم جلد۱ ص۲۰۱' شرح السنۃ جلد۲ ص۱۱۰' مسند احمد جلد۱ ص۲۰' صحیح ابن خزیمہ جلد۲ ص۲۶۹۔ ۲؎ ترمذی حدیث نمبر ۳۱۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۵۶۷' شرح السنۃ جلد۱ ص۱۴۷' مسند احمد جلد۱ ص۲۵۰۔

پڑھتے ہیں وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَحکام کی صریحاً خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یاد رہے مسجدوں کو آباد کرنے والے لوگوں کے گھروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ آباد فرماتا ہے۔

بلاعذر نماز کیلئے مسجد میں نہ آنے والوں کیلئے تنبیہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنُ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَایَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقُ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَظْمًا سَمِیْنًا اَوْمِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَآءَ [۲a]

''اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تو لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر نماز کا حکم دوں کہ اُس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں وہ لوگوں کی اِمامت کرے پھر میں اُن لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (کیلئے مسجد) میں حاضر نہیں ہوتے تو اُن کے گھر جلا دوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر اُن میں سے کوئی جانتا کہ وہ چکنی ہڈی یا دو اچھے کُھر پائے گا تو عشاء میں ضرور آتا''۔ مسلمانوں پر نماز باجماعت بھی واجب ہے اور مسجد کی حاضری بھی کیونکہ نورِ مجسم رحمتِ عالم سراپا اَخلاق ﷺ تارکینِ جماعت کے گھر جلانے کا اِرادہ فرما رہے ہیں۔ (منافقین عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے)۔

[۲a] مرآۃ جلد۲ص ۱۶۷، مشکوٰۃ ص ۹۵، السنن الکبری للبیھقی جلد۳ص ۵۵ شرح السنۃ جلد۲ص ۳۶۷، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۸۴۔۱۹۸۸، جلد۱ص ۵۱۸، مسلم جلد۱ص ۲۳۲۔

جماعت کو ترک کرنا گمراہی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل اللہ (جل جلالہ) سے اِسلام کی حالت میں ملے، تو جہاں پانچوں نمازوں کی اذان دی جاتی ہے وہ پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے۔ اِس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں اور قسم میری زندگی کی اگر تم میں سے ہر کوئی گھر میں نماز پڑھ لے تو تم نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت چھوڑ دی۔ (جب تم نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چھوڑ دی) تو تم گمراہ ہو گئے اور بے شک ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے اور جماعت سے وہی پیچھے رہتا تھا جو کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص دو مردوں پر ٹیک لگائے آتا یہاں تک کہ صف میں داخل ہو جاتا"۔ ۳ (یعنی بیماری کی حالت میں بھی جماعت کو نہ چھوڑتا)۔

عذر کے بغیر گھر میں نماز پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ اِلاَّ مِنْ عُذْرٍ ۴

"جو شخص اذان سنے پھر نماز پڑھنے کیلئے (مسجد میں) نہ آئے تو اُس کی نماز نہ ہوگی مگر جب کوئی عذر ہو"۔

دِلوں پر مہر لگ جانا:

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے،

۳ ابن ماجہ ص ۵۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۶۰، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۹۔ ۴ ابن ماجہ ص ۵۸، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۵۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۷۲، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۴۲، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۷۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۷۷۔

(یہ دونوں فرماتے ہیں) ہم نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا جبکہ آپ ﷺ منبر شریف پرجلوہ افروز تھے۔آپ ﷺ فرمارہے تھے:۔

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمِ الْجَمَاعَاتِ اَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۵ ''لوگوں کو چاہئے نماز باجماعت ترک کرنے سے باز رہیں' ورنہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن کے دِلوں پر مہر فرما دے گا۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے''۔(یعنی اُن کے دِلوں سے نورِ ایمان جاتا رہے گا اور اُن کو عبادت کی لذت اور حلاوت حاصل نہ ہوگی یا عبادت کا اثر دِلوں پر نہ ہوگا اور دِل میں غفلت اور تاریکی بھر جائے گی)۔

پیاری جگہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا** ۶ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو آبادیوں میں سب سے پیاری جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہ وہاں کے بازار ہیں''۔(کیونکہ مسجدوں میں اکثر ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کیلئے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ' فریب اور غیبت وغیرہ ہوتی ہے)۔

جنت میں مہمانی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

۵ ابن ماجہ ص ۵۸' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۳۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۷۱' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۰۸۔ ۶ مشکوٰۃ ص ۶۸' مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۳' مسلم جلد ۱ ص ۲۳۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۶۵' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۷۱۹

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا وَرَاحَ [۷] ”جو شخص صبح وشام مسجد میں جائے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) جنت میں اُس کیلئے مہمانی کا سامان بنائے گا“۔ (صبح وشام سے مراد ہے ہیشگی یعنی جو ہمیشہ نماز کیلئے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اُسے ہمیشہ جنتی رزق ملے گا)۔

سات آدمیوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامُ الْعَادِلُ وَالشَّابُّ نَشَاَءَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اُجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ [۸] ”سات اشخاص وہ ہیں جنہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس دن اپنے سایہ میں رکھے گا جب اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا“۔

(۱) عدل وانصاف کرنے والا امام۔
(۲) وہ نوجوان جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی عبادت میں جوانی گزارے۔
(۳) وہ شخص جس کا دِل جب سے کہ وہ مسجد سے نکلے، مسجد میں لگا رہے، حتیٰ کہ

---

۷ مشکوٰۃ ص ۶۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۳، بخاری جلد ۱ ص ۹۱، مسلم جلد ۱ ص ۲۳۵، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۷۶، حدیث نمبر ۱۴۹۶، حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۲۹، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۸۲، حدیث نمبر ۲۷۶، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۴۔ ۸ بخاری جلد ۱ ص ۹۱، مسلم جلد ۱ ص ۳۲۱، مشکوٰۃ ص ۶۸، مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۹، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۳۵۸، جلد ۱ ص ۱۸۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۱۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۱، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۱۱۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۶۔

مسجد میں لوٹ آئے۔

(۴) وہ دو اشخاص، جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کیلئے محبت کریں، جمع ہوں تو اُسی کی محبت پر اور جُدا ہوں تو اُسی کی محبت پر۔

(۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو یاد کرے، تو اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔

(۶) وہ شخص جسے حسین وجمیل خاندانی عورت (برائی کیلئے) بلائے اور وہ کہے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرتا ہوں۔

(۷) اور وہ شخص جو چھپ کر خیرات کرے حتیٰ کہ اُس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔

مسجد میں آنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ** ۹ ”جو کوئی مسلمان مسجد کو گھر بنا دے (یعنی اکثر عبادت کیلئے وہاں رہے) نماز اور ذکرِ الٰہی کیلئے تو اللہ (جل جلالہ) اُس سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے اُس شخص کے گھر والے جو اپنے غائب شدہ بندے کے مل جانے اور واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں“۔

دو رکعت نفل تحیۃ المسجد:

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ**

۹ ابن ماجہ ص ۵۸، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۱۸۔

قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۱۰ ''جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نفل (تحیۃ المسجد) پڑھ لے''۔

مسجد میں مومن کی شان:

مومن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی سمندر یا دریا یا پانی میں اور منافق ایسے جیسے چڑیا پنجرے میں۔ اِس لئے ہر صاحبِ اِیمان کو مسجد میں آ کر نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا مومن کی شان ہے اور یہ واجب ہے اور نماز پڑھ کر بلا عذر چلے نہیں جانا چاہئے کیونکہ بندۂ مومن جب تک مسجد میں باوضو بیٹھا رہتا ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ کے نوری فرشتے اُس کے حق میں اِستغفار کرتے رہتے ہیں' دُرود بھیجتے رہتے ہیں اور اُس کیلئے رحمت کی دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔

مسجد میں نماز کا درجہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ ۱۱ ''مرد کی باجماعت نماز اُس کے گھر یا بازار کی نماز پر پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے''۔ ایک حدیث شریف میں ستائیس گنا ثواب کا بھی ذکر آتا ہے۔

یہاں بازار سے مراد دکان ہے نہ کہ بازار کی مسجد' مسجد کو چھوڑ کر جان بوجھ کو دکانوں' گھروں یا کارخانوں میں نمازیں پڑھنا' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

---

۱۰ البخاری جلد ۱ ص ۶۳' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۲' مسلم جلد ۱ ص ۲۴۸' ترمذی جلد ۱ ص ۷۱۔ ۱۱ البخاری جلد ۱ ص ۸۹' مسلم جلد ۱ ص ۲۳۴' مشکوٰۃ ص ۶۸' مرآۃ جلد ۱ ص ۴۳۶' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۰۶' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۲۱۷' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۷' ابن ماجہ ص ۵۷' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۱۰۴۔

ایسے لوگوں سے بچنے کی ضرورت ہے جو مسجد کی بجائے کارخانے یا گھروں میں نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ لوگ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرامین، تعلیمات اور احکامات کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

مسجد میں آنے والوں کی شان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنے کیلئے مسجد کی طرف چلے گا اور اُس کا مقصد مسجد میں جا کر نماز پڑھنا ہے۔ اُس کیلئے یہ انعام ہے کہ وہ جو قدم مسجد کی طرف اُٹھاتا ہے **رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِي دُعَآئِهِ الْمَلٰئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ** ؁۱۲

''اُس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا۔ پھر جب نماز پڑھے گا تو جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہے گا، فرشتے اُسے دعائیں دیتے رہیں گے۔ یا اللہ (عزوجل) اسے بخش دے، یا اللہ (جل جلالک) اِس پر رحم فرما اور (فرمایا) جب تک تم میں سے کوئی نماز کا اِنتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب بندۂ مومن مسجد میں داخل ہوتا ہے اور نماز ہی اُس کو روکتی ہے اور فرشتوں کی دُعا میں یہ زیادہ ہے الٰہی اِس کو تو قبول فرما جب تک کہ وہ ایذا نہ دے اور وضو نہ توڑے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہیں، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى**

؁۱۲ ایضاً و دارمی جلد ا ص ۱۹۲، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۸۷، ابن ماجہ ص ۵۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۲۱۷۔۲۰۲۱۹۔۲۰۲۲۲۔

الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ [۱۳] ''جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور سوائے نماز کے کوئی چیز اُس کو نہ اُٹھائے اور نہ ہی نماز کے سوا اور کوئی نیّت ہو تو وہ جو قدم اُٹھائے گا' ہر قدم کے بدلے میں اُس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور اُس کا ایک گناہ مٹ جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے گا۔ پھر جب تک اُسے نماز روکے رہے گی وہ نماز ہی میں ہوگا'' ۔(یعنی اگر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے گا تو نماز کا ثواب ملتا رہے گا' یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایت ہے ہم کمزور اور ناتواں بندوں پر)۔

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ:

حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ (یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا) میں لکھا ہے۔ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى [۱۴] ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں قدم رکھتے جب وہاں سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے''۔ حضرت اِمام حاکم علیہ الرحمہ نے ''مستدرک'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''جب تو مسجد میں جانے لگے تو سُنّت یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں رکھے اور جب نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے''۔(تیسیر الباری جلد اص ۳۰۰)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعا:

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

---

[۱۳] ابن ماجہ ص ۵۶۔ [۱۴] بخاری جلد اص ۶۱۔

ہے، فرماتی ہیں، جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے اور سلام ہو، رسول اللہ ﷺ پر۔ یا اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو اُس وقت پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ۱۵ ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے اِسم پاک سے اور سلام ہو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پر، یا اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے“۔ (آپ ﷺ نے اُمّت کی تعلیم کے لئے یہ دُعا فرمائی۔)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مسجد میں جائے:۔ فَلْیُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ ”تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے، اور پھر کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۱۶ ”اے اللہ (جل جلالک) میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے“، اور جب مسجد سے نکلے اور کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ”اے اللہ (جل جلالک) میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب مسجد سے باہر آئے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۱۷ ”یا اللہ (جل جلالک)، مجھے شیطان مردود سے بچا“۔

---

۱۵ ابن ماجہ ص ۵۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۹۶۲، ۲۳۱۰۹، ۱۷۔ ۱۶ ابن ماجہ ص ۵۶، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۲، السنن الکبریٰ للبیهقی جلد ۲ ص ۴۴۱، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ حدیث نمبر ۲۷۳، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۴، ابوداؤد جلد ۱ ص ۷۵۔ ۱۷ ابن ماجہ ص ۵۶۔

گھر سے وضو کر کے آنے والے لئے ثواب:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَھِّرًا اِلٰی صَلَاۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَایُنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَھُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ** [۱۸]

(۱) ”جو فرض نماز کیلئے اپنے گھر سے باوضو نکلے اُس کا ثواب اِحرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔

(۲) جو چاشت کی نماز کیلئے باوضو نکلے اُس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(۳) جو ایک نماز کے بعد دوسری نماز کیلئے نکلے جس کے درمیان کوئی بے ہودہ بات نہ ہو اُس کا (نامِ اعلٰی) علیین میں لکھا جاتا ہے“۔

دوڑتے ہوئے جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہیئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا** [۱۹] ”جب نماز کی تکبیر ہو تو تم دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ (معمول

---

[۱۸] مشکوٰۃ ص ۱۷۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۱۳، ۲۶۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۶۳، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۸۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۹۶۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۱۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۶۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۸۹۔ [۱۹] ابن ماجہ ص ۵۶، مسلم جلد ۱ ص ۲۲۰، بخاری جلد ۱ ص ۱۲۴، ترمذی جلد ۱ ص ۷۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۷۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۹۷، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۳۱۰۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۵۰۵، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۸۶، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۲۰۰، تلخیص الخبیر جلد ۲ ص ۲۸۔

کی چال سے) چلتے ہوئے آؤ اور اپنے اُوپر اطمینان اور سکون کو لازم کر لو پھر جتنی نماز تم کو ملے اُس کو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اُس کو بعد میں پورا کر لو"۔

دُور سے آنے والے کو ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلْاَ بْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا** [۲۰] "جس شخص کا مکان مسجد سے زیادہ دُور ہے' اُس کو زیادہ ثواب ہے۔ پھر جس شخص کا مکان اُس سے بھی زیادہ دُور ہے اُس کو اور زیادہ ثواب ہے" (اِسی طرح جتنی دُوری بڑھتی جائے گی ثواب زیادہ ہوتا جائے گا)۔

مسجدیں جنت کے باغ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ** [۲۱] "جب جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھایا کرو' عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے باغ کیا ہے؟ فرمایا: مسجدیں جنت کے باغ ہیں"۔

[المعجم الکبیر للطبرانی میں **مَجَالِسُ الْعِلْمِ** (علم کی مجالس) کو جنت کے باغ فرمایا ہے۔ (جلد ۱۱ ص ۷۸ حدیث نمبر ۱۱۱۵۹) درمنثور میں **حَلَقُ الذِّكْرِ** (ذکر کے حلقے) کو جنت کا باغ لکھا گیا ہے۔ (درمنثور جلد ۱ ص ۳۶۸)]

جنت کے میوے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف

---

[۲۰] ابن ماجہ ص ۵۷۔ [۲۱] مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۰' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۲۶' مشکوٰۃ ص ۷۰' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۲۲' حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۳۵۴' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۸۴۔۲۰۷۳۹' الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۱۱۲۔

www.seedharastah.com

ورحیم ﷺ نے فرمایا: جب جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں سے چرا کرو (میوے کھاؤ)، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی مسجدیں جنت کے باغ ہیں۔ عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جنت کے میوے کیا ہیں؟ فرمایا: جنت کے میوے یہ ہیں: (۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور (۴) اَللّٰهُ اَكْبَرُ [۲۲]

مسجد میں آکر مذکورہ اذکار کرنا ایسے ہے جیسے جنت کے میوے کھانا۔

جامع مسجد میں ایک نماز ۵۰۰ (پانچ سو) نمازوں کے برابر ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ لِصَلٰوةٍ وَّ صَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْقَبَآئِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ [۲۳] "مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں اور جس مسجد میں جمعۃ المبارک پڑھایا جاتا ہے، اُس میں ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد

---

[۲۲] مشکوٰۃ ص ۷۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۳۲۲، مجمع الزوائد جلد ا ص ۱۲۶، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۱۲، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۲۶۸-۳۵۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۸۴-۲۰۷۳۹-۳-[۲۳] الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۲۵، مشکوٰۃ ص ۷۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۳، قرطبی جلد ۸ جز ۵ ص ۱۱ حدیث نمبر ۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۲۲۳، مرآۃ جلد ا ص ۴۶۴۔

(مسجد نبوی شریف) میں بھی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے"۔

مسجد میں درس سننے والوں پر رحمت برستی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّابِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ [۲۴] "جو کسی مسلمان کو دنیاوی تکلیف سے رہائی دے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس سے قیامت کے دن کی مصیبت دُور فرمائے گا جو کسی تنگی والے پر آسانی کرے گا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) دین ودنیا میں اُس پر آسانی فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ (جل شانہ) دین ودنیا میں اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔ جو تلاشِ علم میں کوئی راستہ طے کرے تو اُس کی برکت سے اللہ (جل جلالہ) اُس پر جنت کا راستہ آسان فرما دے گا اور جو کوئی قوم اللہ (جل

---

[۲۴] مشکوٰۃ ص ۳۲، ترمذی حدیث نمبر ۱۴۲۵، مسلم جلد ۱ ص ۳۴۵، کتاب الذکر والدعا، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۲، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۹۲، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۲۱، البدایۃ والنہایۃ جلد ۱ ص ۵۳، کنز العمال حدیث نمبر ۴۳۵۶۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۵۔

مجدہُ الکریم) کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر (مسجد) میں قرآنِ مجید پڑھنے اور آپس میں قرآنِ (مجید کی تعلیم) سیکھنے سکھانے کے لئے جمع نہیں ہوتی مگر اُن پر دِل کا سکون نازل ہوتا ہے اور اُنہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے اُس جماعت میں یاد فرماتا ہے جو اُس کے پاس ہے جسے عمل پیچھے کردے اُسے نسب نہیں بڑھا سکتا"۔

مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ اَوْ یُقِیْمُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ [۲۵]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اُس شخص کیلئے دُعا کرتے رہتے ہیں جو تم میں سے اپنے مصلّے پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اُس نے نماز پڑھی ہے (فرشتوں کی دُعا اُس وقت تک جاری رہتی ہے) جب تک اُس کا وضو قائم رہتا ہے وضو ٹوٹتا نہیں یا وہ شخص وہاں سے اُٹھ نہیں جاتا۔ فرشتے یوں دُعا کرتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ "اے اللہ (عزوجل) اِس کو بخش دے اے اللہ (جل جلالہ) اِس پر رحم فرما"۔

نابینا کو مسجد میں آنے کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک نابینا شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ اُس نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ اُسے اپنے گھر ہی میں نماز

[۲۵] ابوداؤد جلد ۱ ص ۴۷ ابن ماجہ ص ۵۸ بخاری جلد ۱ ص ۹۰ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۸۶ مسند احمد جلد ۲ ص ۴۸۶۔۳۱۲ حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۱۳۲۔

پڑھ لینے کی اجازت دی جائے۔رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے اجازت عطا فرمادی۔جب اُسے اجازت ملی تو (اُٹھا اور اکیلا ہی گھر کی طرف) جانے لگا۔نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُس کو بلایا اور فرمایا: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نعم قَالَ فَاَجِبْ ۲۶

''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا' جی ہاں! فرمایا: قبول کرو''۔یعنی مؤذن کے بلاوے کو قبول کرو اور مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔(ہر بیماری عذر نہیں جو جماعت یا مسجد کی حاضری کو معاف کردے بلکہ وہ بیماری عذر ہے جس سے مسجد میں آنا ناممکن یا بہت مشکل ہو)۔

سفر سے واپسی اور مسجد:

حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے ''کتاب الصلوٰۃ'' میں ایک باب باندھا ہے ''بَابُ الصَّلاۃَ اِذا قَدِمَ مِنْ سَفَرَ ''یعنی'' باب کہ جب سفر سے آئے تو نماز پڑھنا''۔(سُنّتِ مبارک ہے کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر میں آنے سے پہلے مسجد میں دو رکعتیں نمازِ نفل پڑھ کر گھر میں جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرے کہ اُسے مع الخیر سفر سے واپس لا پہنچایا)۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذاقَدِمَ مِنْ سَفَرِ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ ۲۷ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب سفر سے (لوٹ کر مدینہ منورہ میں) تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے پس وہاں نماز ادا فرماتے''۔

---

۲۶ مشکوٰۃ ص ۹۵' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۵۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۹۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۵۲۔ ۲۷ بخاری جلد ۱ ص ۲۳' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۵۵' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲۶۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۷۷۳' سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۱۹۔

دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ میرے دِل میں مسجد کی محبت پیدا فرما۔ الٰہی مجھے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا الٰہی میرے دِل میں توانی اور اپنے پیارے محبوب ﷺ' صحابہ کرام' اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم' اولیاء کرام' بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا فرما۔ یا الٰہی مجھے متقی' پرہیزگار' صالح اور ایسے اِمام کی اِمامت میں نماز باجماعت نصیب فرما جس کا دِل تیری محبت سے منور ہو' جو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا سچا عاشق اور دیوانہ ہو' جو صحابہ کرام' اہل بیت' عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی عظمتوں اور رفعتوں کا قائل ہو۔ بے ادب اور بدتمیز امام کی اِمامت سے بچانا۔ مجھے بزرگوں کا احترام کرنے والا اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا بنا۔ مجھے ہر قسم کی منافقت' شرک' کفر اور گستاخی و بے ادبی سے بچانا۔ الٰہی جب تک میں زندہ رہوں تیری اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی محبت میں زندہ رہوں اور جب دُنیا سے جاؤں تو اِیمان کی سلامتی کے ساتھ دُنیا سے جاؤں اور زبان پر جاری ہو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور مرتے وقت مصطفیٰ کریم ﷺ کی زیارت ہو اور ساتھ ہی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

کا ورد ہو رہا ہو۔ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَصَلَّی اللّٰـہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. آمین!